بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 4؍ستمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ (آل عمران:173) کہ جن لوگوں نے اللہ اور رسول کا حکم اپنے زخمی ہونے کے بعد بھی قبول کیا ان میں سے ان کے لئے جنہوں نے اچھی طرح اپنا فرض ادا کیا ہے اور تقویٰ اختیار کیا ہے بڑا اجر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت زبیر کے ذکر کا کچھ حصہ باقی تھا جو آج بیان کروں گا۔ اس آیت کے بارے میں جو میں نے ابھی پڑھی ہے حضرت عائشہؓ نے عروۃ سے کہا کہ اے میرے بھانجے تمہارے آباء زبیر اور ابوبکر اسی آیت میں مذکور صحابہ میں سے تھے۔ جب جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زخمی ہوئے اور مشرکین پلٹ گئے تو آپؐ کو اس بات کا خطر محسوس ہوا کہ وہ کہیں پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ ان کا پیچھا کرنے کون کون جائے گا۔ اُسی وقت ان میں سے ستر صحابہ تیار ہو گئے۔ ابوبکر اور زبیر بھی ان میں شامل تھے۔ اور یہ دونوں زخمیوں میں سے تھے۔ حضرت علی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے کانوں سے، یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ اور زبیر جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔ حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعید بن زید کا مقام ایسا تھا کہ میدان جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آگے آگے لڑتے تھے اور نماز میں آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔

رسول کریمؐ جن کاتبوں کو قرآن کریم لکھواتے تھے اُن میں حضرت زبیر بن عوامؓ کا نام بھی آتا ہے۔ رسول اللہ

ﷺ نے جب مدینہ میں مکانوں کی حد بندی کی تو حضرت زبیر کیلئے زمین کا بڑا ٹکڑا مقرر کیا۔ [1]

حضرت زبیرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ان کا ایک انصاری صحابی سے نبی ﷺ کی موجودگی میں پانی کی نالی میں اختلاف رائے ہو گیا جس سے وہ دونوں اپنے کھیت کو سیراب کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے بات کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ زبیر تم اپنے کھیت کو سیراب کر کے اپنے پڑوسی کیلئے پانی چھوڑ دو۔ انصاری کو یہ بات ناگوار گزری اور وہ کہنے لگا یارسول اللہ، یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں نا، اس لئے آپ یہ فیصلہ فرما رہے ہیں۔ اس پر نبیؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا کہ اب تم اپنے کھیت کو سیراب کرو اور جب تک پانی منڈیر تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک پانی کو روکے رکھو گویا اب نبیؐ نے حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلوا دیا جبکہ اس سے پہلے انصاری کیلئے گنجائش رکھی تھی۔ حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ بخدا میں یہ سمجھتا ہوں کہ مندرجہ ذیل آیت اسی واقعہ سے متعلق نازل ہوئی ہے: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء:66) یعنی نہیں تیرے رب کی قسم وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنا لیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے پھر تو جو بھی فیصلہ کرے اس کے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔

حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ۔ یعنی یقیناً تم قیامت کے دن اپنے رب کے حضور ایک دوسرے سے بحث کرو گے تو انہوں نے پوچھا یارسول اللہ کیا ہماری دنیاوی لڑائیاں مراد ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (التکاثر:9) یعنی اس دن تم ناز و نعم کے متعلق ضرور پوچھے جاؤ گے تو حضرت زبیرؓ نے پوچھا یارسول اللہ! ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا جبکہ ہمارے پاس تو صرف کھجور اور پانی ہے۔ نبیؐ نے فرمایا خبردار یہ نعمتوں کا زمانہ بھی عنقریب آنے والا ہے۔

ایک بزرگ نے حضرت زبیر سے کہا کہ میں نے آپ کے جسم پر زخموں کے ایسے نشانات دیکھے ہیں جو آج سے پہلے میں نے کبھی کسی کے جسم پر نہیں دیکھے۔ حضرت زبیر نے جواباً کہا خدا کی قسم یہ تمام زخم مجھے اللہ کی راہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ جنگ کرتے ہوئے آئے ہیں۔

حضرت زبیر کے ایک ہزار غلام تھے جو انہیں خراج یعنی زمین کی پیداوار ادا کرتے تھے۔ وہ اس میں سے گھر کچھ

بھی نہ لاتے اور سارا صدقہ کر دیتے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر دین کے ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت زبیر نے جنگ جمل کے دن مجھے بلایا اور کہا کہ اے پیارے بیٹے ایسا نظر آتا ہے کہ آج میں بحالت مظلومی قتل کیا جاؤں گا مجھے سب سے بڑی فکر اپنے قرض کی ہے۔ پھر کہا کہ اے میرے بیٹے مال بیچ کر قرض ادا کر دینا اور میں تیسرے حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور قرض ادا کرنے کے بعد اگر کچھ بچے تو اس میں سے ایک ثلث تمہارے بچوں کیلئے ہے۔ پھر حضرت زبیر نے کہا، اے میرے بیٹے اگر اس قرض میں سے تم کچھ ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ تو میرے مولیٰ سے مدد لینا۔ عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ آپ کا مولیٰ کون ہے؟ تو حضرت زبیر نے کہا اللہ۔ پھر جب کبھی میں ان کے قرض کی مصیبت میں پڑا تو کہا اے زبیر کے مولیٰ ان کا قرض ادا کر دے اور وہ ادا کر دیتا یعنی اللہ تعالیٰ قرض کی ادائیگی کے سامان پیدا کر دیتا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت علی کی خلافت کے انتخابات کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان کا واقعہ شہادت ہوا اور حضرت علی کو بیعت لینے پر مجبور کیا گیا تو کئی دفعہ کے انکار کے بعد آپ نے اس ذمہ داری کو اٹھایا اور لوگوں سے بیعت لینی شروع کر دی۔ بعض اکابر صحابہ اس وقت مدینہ سے باہر تھے۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے متعلق آتا ہے کہ ان کی طرف حکیم بن جبلہ اور مالک بن اشتر کو چند آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا گیا اور وہ تلواریں سونت کر ان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ حضرت علی کی بیعت کرنی ہے تو کرو ورنہ ہم ابھی تم کو مار ڈالیں گے۔ انہوں نے اس شرط پر حضرت علی کی بیعت کی کہ وہ حضرت عثمان کے قاتلوں سے جلد بدلہ لیں گے۔ مگر بعد میں جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت علی قاتلوں سے قصاص لینے میں جلدی نہیں کر رہے تو وہ بیعت سے الگ ہو گئے اور مدینہ سے مکہ چلے گئے۔ پھر قاتلین حضرت عثمانؓ کی ایک جماعت نے حضرت عائشہ کے پاس جا کر ان کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ آپ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کیلئے جہاد کا اعلان کر دیں۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور اس کے نتیجہ میں حضرت علی اور حضرت عائشہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر میں جنگ ہوئی جسے جنگ جمل کہا جاتا ہے۔ اس جنگ کے شروع میں ہی حضرت زبیر حضرت علی کی زبان سے رسول کریمؐ کی ایک پیشگوئی سن کر علیحدہ ہو گئے تھے۔ جس میں آپؐ نے حضرت زبیر سے فرمایا تھا کہ تم علی سے لڑو گے اور زیادتی تمہاری طرف سے ہوگی۔ حضرت زبیر نے قسم کھائی کہ وہ حضرت علی سے جنگ نہیں کریں گے۔ دوسری طرف حضرت طلحہ نے بھی اپنی وفات سے پہلے حضرت علی کی بیعت کا اقرار کر لیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: جب حضرت زبیر مدینہ کی طرف واپسی کا ارادہ کر کے نکلے تو عمیر بن جرموز گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پیچھے سے آیا اور حضرت زبیر پر نیزہ سے حملہ کیا اور ہلکا سا زخم دیا۔ حضرت زبیر نے بھی اس پر حملہ کیا۔ جب ابن جرموز نے دیکھا کہ وہ قتل ہونے والا ہے تو اس نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی اور انہوں نے مل کر حملہ کیا یہاں تک کہ حضرت زبیر کو شہید کر دیا۔ حضرت زبیر کو شہید کرنے کے بعد ابن جرموز حضرت علی کے پاس حضرت زبیر کا سر اور ان کی تلوار لا یا۔ ابن جرموز نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت علی نے فرمایا کہ ابن صفیہ حضرت زبیر کو شہید کرنے والا دوزخ میں داخل ہو۔ حضرت زبیر وادی سوا میں دفن کئے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب ابن جرموز نے آ کر حضرت علی سے اجازت چاہی تو حضرت علی نے اس سے دوری چاہی۔ اس پر اس نے کہا کیا زبیر مصیبت والوں میں سے نہ تھے۔ حضرت علی نے کہا کہ تیرے منہ میں خاک میں تو یہ امید کرتا ہوں کہ طلحہ اور زبیر ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (الحجر: 48) اور ہم ان کے دلوں کی کدورت دور کر دیں گے کہ وہ تختوں پر آمنے سامنے بھائی بھائی ہو کر بیٹھیں گے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم الحاجی ابراہیم مبائع صاحب نائب امیر سوم گیمبیا، مکرم نعیم احمد خان صاحب نائب امیر کراچی اور مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ جرمنی کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 4TH - SEPTEMBER - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB